- بیٹا: (باپ سے) ابّو! مجھے ایک کار دلا دیجیے۔

باپ: تم کار لے کر کیا کروگے؟

بیٹا: میں کالج جایا کروں گا؟

باپ: خدا نے تمھیں دو پاؤں کس لیے دیے ہیں؟

بیٹا: ایک بریک اور دوسرا کلچ پر رکھنے کے لیے۔

مرسلہ: متین نواب الدین قاضی، دھولیہ، مہاراشٹر

- ایک آدمی کی گھڑی بند ہوگئی۔ اس نے گھڑی کو کھول کر دیکھا تو گھڑی کی مشین میں ایک کیڑا مرا ہوا پڑا تھا۔ اس آدمی نے دیکھا تو کہا کہ گھڑی کیسے چلتی ڈرائیور جو مر گیا تھا۔

مرسلہ: محمد بلال الدین، رکاب گنج، بھاگلپور (بہار)

- استاد: شاگردوں سے، تمھیں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈر لگتا ہے۔ شیر سے، چیتے سے یا کسی اور سے؟

شاگرد: جناب! ہمیں تو صرف ایک ہی چیز سے ڈر لگتا ہے اور وہ ہے آپ کا ڈنڈا۔

مرسلہ: قاضی اقرار مصدق، ہزار کھولی، دھولیہ، مہاراشٹر

- ایک صاحب کا پیٹ خراب ہوگیا۔ لوگوں کی موجودگی میں موبائل کی زبان میں وہ کچھ یوں حال سنانے لگے۔ ’’صبح سے نیٹ ورک خراب ہے۔ مسڈ کال پر مسڈ کال آرہے ہیں۔ آؤٹ گوئنگ بالکل فری ہے، طرح طرح کی رنگ ٹونز بجتی ہیں۔ پیٹ میں بیلنس بالکل نہیں ٹھہرتا۔ جتنا لوڈ کرو سب ختم۔‘‘

ڈاکٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔ ’’یہ دوا لو سم بلاک ہوجائیں گے۔‘‘

مرسلہ: نایاب، پربھنی

- پولیس: آپ کے اِرد گرد کوئی مشکوک آدمی رہتا ہو تو بتائیں۔ ’’سر میرا پڑوسی ہے جو مجھے مشکوک معلوم ہوتا ہے۔‘‘ کس بنا پر!‘‘

’’کام ایمانداری سے کرتا ہے۔ جھوٹ نہیں بولتا۔ ہر کسی سے تمیز سے بات کرتا ہے اور ٹریفک رولز کی سو فیصد پابندی کرتا ہے۔ ذرا اس کو چیک کرلیں۔‘‘

مرسلہ: ندا فرصت، جنتور، پربھنی

- مریض: ’’میں ہر بات بھول جاتا ہوں۔‘‘

ڈاکٹر: ’’تب پھر پہلے میری فیس ادا کریں۔‘‘

مریض: ’’لیکن پہلے یہ تو بتایئے، آپ ہیں کون؟‘‘

- ایک عورت ریل گاڑی میں سفر کر رہی تھی کہ اچانک بجلی چلی گئی اور اس کا دل گھبرانے لگا، اس نے زور زور سے زنجیر کھینچنا شروع کی، جب بھی وہ زنجیر کھینچتی تو اسے تھپڑ پڑتا۔ جب بجلی آئی تو اس نے ساتھ بیٹھی عورت سے پوچھا۔ جب میں زنجیر کھینچتی تو کون مجھے تھپڑ مارتا تھا۔ ’’اس عورت نے کہا: ’’تم زنجیر کھینچ رہی تھی یا میری چٹیا۔‘‘

مرسلہ: البینہ بانو ابرار احمد، ملّت نگر، دھولیہ

●●●